بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

وہ دونوں امل کے گھر سے نکلیں تو شام ہونے والی تھی....پارٹی میں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا...وہ دونوں جلدی جلدی گھر کی جانب جا رہی تھیں جبھی انہیں تھوڑا سا آگے چند لڑکوں کا جھرمٹ نظر آیا۔

"ہائے منزہ اب کیا کریں یہاں تو لڑکے کھڑے ہیں" مزنی نے منزہ کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو..تو چپ کر کے چلو کھا نہیں جائیں گے وہ ہمیں" ڈر تو منزہ کو بھی لگ رہا تھا پر وہ ہمّت کر کے بولی اور پھر جلدی جلدی ان کے پاس سے گزرنے لگیں۔

"اجی میری رانی.....کہاں جا رہی ہیں ہم چھوڑ آئیں" لمبے سے لڑکے نے آنکھ دباتے ہوئے چھچھورے انداز میں مزنی سے کہا تو اسکی ہوائیاں اڑ گئیں۔

"ہمارا راستہ چھوڑیں" منزہ نے ہمّت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے آپ کہیں تو ہم جہان چھوڑ دیں راستے کی کیا بات ہے "اب کی بار مونچھوں والے لڑکے نے کہا -

"ہٹو جانے دو کیوں تنگ کر رہے ہو ان حسیناؤں کو "سگریٹ پیتے کالے لڑکے نے کہا اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو وہ دونوں ڈر گئیں-

"اجی نام تو بتائیں اپنا کوئی فون نمبر ہی دے دیں کچھ باتیں ہی ہو جائیں گی دل کی ہائے وہ کیا کہتے ہیں...دل دار صدقے لکھ وار صدقے "پہلے والے لمبے لڑکے نے دل پر ہاتھ رکھ کر گنگناتے ہوئے کہا-

"دیکھیں بد تمیزی نہ کریں جانے دیں ہمیں "منزہ نے اب کی بار گھور کر کہا-

"جائیں جائیں پر ذرا دو گھڑی ہمارا ہاتھ تو تھام لیں ایک بار "سگریٹ پیتے لڑکے نے آخری کش لگاتے ہوئے کہا اور منزہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ چیخ اٹھی اور مزنی کا تو کاٹو بدن تو لہو نہیں والا حساب تھا۔

New Era Magazine

"الو کے پٹھے کیا کر رہے ہو باجی لگتی ہے جو ہاتھ تھام رہے ہو چیپڑے" جیا ان کے سر پہنچ کر دھاڑی۔

افروز نے جیا کی دکھی داستان سننے کے بعد اسے آفس سے جلدی چھٹی دے دی تاکہ وہ گھر چلی جائے... گھر جا کر جیا نے ناز نین سے اپنے صبح والے رویے کی معافی مانگی جس پر ناز نین نے اسے لسٹ تھماتے ہوئے کہا کہ یہ سامان مارکیٹ سے لاؤ اور معافی لے لو.... جس پر وہ اپنی شیطانوں کو ساتھ لیے شاپنگ پر نکلی تھی (بلکہ اپنی دکھی داستان سنانے) پر واپسی پر سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا پارہ ہائی ہو گیا جہاں کچھ لڑکے دو لڑکیوں کو چھیڑ رہے تھے جب کہ وہ تینوں منزہ اور مزنی کو دیکھ کر پہچان چکی تھیں کہ یہ اسی گاڑی والے کی بہنیں ہیں پر موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے خاموش رہیں۔

"عشق کر رہے ہیں ہم آؤ تم بھی شامل ہو جاؤ بسم اللہ" مونچھوں والے لڑکے نے خباثت سے ہنستے ہوئے جیا سے کہا۔

New Era Magazine

"کمینے ایسی کی تیسی تیری..... شکل دیکھی ہے نحوست پڑی ہوئی ہے" جیا نے غصّے سے کہا-

"نحوست نہیں پیار کا خمار ہے جو تمھیں دیکھ کر بڑھ گیا ہے ہائے میرا دل" لمبے لڑکے نے دوبارہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو جیا نے اسے گھور کر دیکھا-

"ابے چھوٹو لگتا ہے آج ٹمپریچر بڑھ گیا ہے افففف یہ حسینہ "مونچھوں والے لڑکے نے کالے لڑکے سے کہا۔

"ٹمپریچر تو میں تمہارا کم کرتی ہوں.... ٹھہر تو خصماں نوں کھانیا کھوتے دے پترا تیری تو" جیا انہیں صلواتیں سناتے ہوئے آگے بڑھی اور اپنا جوتا اتار کر ان تینوں پر شروع ہو گئی۔

"ابھی بتاتی ہوں تمہیں کہ عشق کیسے کرتے ہیں...عاشقی کا سارا خمار نہ نکالا تو نام بدل دینا میرا" جیا نے کہا اور لمبے لڑکے کی گردن پر رکھ کر ایک ضرب لگائی۔

New Era Magazine

"تم لوگ کھڑی کیا تاڑ رہی ہو اتارو جوتے اور دھلائی کروانکی" جیا نے کہا تو صبا اور ماہی اپنا اپنا جوتا اتار کر شروع ہو گئیں جب کہ ماہ مزنی اور منزہ کے ساتھ کھڑی ہنس ہنس کر دوہری ہوتی جارہی تھی۔

"ارے یہ کیا استاد جوتیاں!!! عزت کا جنازہ نکلوادیا تو نے" چھوٹو نے روہانسی لہجے میں مونچھوں والے لڑکے سے کہا۔

"اے لڑکی چھوڑوں گا نہیں میں تجھے" استاد نے سب کو ہنستا دیکھ ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

"جا جا بہت دیکھے ہیں تیرے جیسے لوفر اور ہاتھ لگا کر تو دکھا قیمہ نہ بنایا تو کہنا" جیا نے استاد کی کمر پر جوتا مارتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔

"نہ شرم نہ حیا گھر میں ماں بہن نہیں ہے تمہارے کمبختو!!!!ارے ٹماٹر دیناذرا"جیا نے ان کو کوسااور سامنے سبزی والے کو مخاطب کیا جو کب سے وہاں کھڑا تھااور اسکا جواب سنے بغیر ٹماٹروں سے ان پر ہلا بول دیا۔

"اے باجی میری کمائی پہ کیوں لات مار رہی ہو"سبزی والے نے اپنے ٹماٹر جیا سے جھپٹنے کے انداز میں لیتے ہوئے کہا۔

"اوبھائی صاحب یہاں جنگ چھڑی ہے آپکو کمائی کی پڑی ہے ادھر دیں مجھے ٹماٹر"جیا نے سبزی والے کو آنکھیں دکھاتے ہوئے ٹماٹر واپس لیئے اور ان تینوں کے چہرے ٹماٹروں سے لال کر دیے۔

"اے باجی کچھ تو چھوڑو سب خراب کر دیا ہے..

میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں"سبزی والے نے سر پکڑتے ہوئے ٹماٹروں سے خالی ہوتی ٹوکری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو سب کے ہوتے ہیں بچے آپکے کوئی انوکھے لعل ہیں" جیا نے آخری ٹماٹر چھوٹو کے طبلے جیسے سر پر مارتے ہوئے سبزی والے سے کہا۔

"ہائے بس کردے میری بہن معاف کردے اور کتنا مارے گی" مونچھوں والے آدمی نے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"آہاں اب بہن! پہلے ہی بول دیتے تو اتنی محنت نہ کرنی پڑتی مجھے... چلو ٹھیک ہے جاؤ معاف کیا کیا یاد رکھو گے" جیا نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے گویا احسان کیا۔

"مار مار کر بھرکس بنا دیا ہے اور ایسے بول رہی ہے جیسے کچھ کیا ہی نہ ہو" لمبے لڑکے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا" جیا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بولا میں نے باجی... معاف کر دو اب جانے دو ہمیں" لمبے آدمی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے رکو رکو کدھر بھاگنے لگے ہو تم لوگ چلو پیسے نکالو اس سبزی والے بھائی کا اتنا نقصان کروا دیا ہے تم لوگوں نے" جیا نے انکو کھڑا ہوتا دیکھ جلدی سے بولا تو ان تینوں نے چپ چاپ سبزی والے کو پیسے دیے اور ادھر سے بھاگ نکلے کے کہیں پیسے نہ دینے کی وجہ سے دوبارہ ہی نہ پٹ جائیں.... ان کے ایسے بھاگنے پر منزہ اور مزنی سمیت سب کا قہقہہ نکل گیا۔

"لے لئے پیسے ہو گئی بھرپائی لیکن آئندہ اگر دیکھو کے کوئی لفنگا لڑکا کسی لڑکی کو چھیڑ رہا ہے تو بت بن کر صرف تماشہ مت دیکھنا بلکہ انہیں روکنا اور باجی نہیں لگتی میں تمہاری" جیا نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا اور مزنی منزہ کی طرف مڑی۔

"بہت بہت شکریہ آپکا اگر آپ نہ آتیں تو پتا نہیں کیا ہوتا" مزنی نے دل کی گہرائیوں سے جیا کا شکریہ ادا کیا۔

"کوئی بات نہیں اب تم لوگ سیدھا گھر جائو شام ہو رہی ہے "اجیہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مزنی نے منزہ کے کان میں کچھ کہا جس پر منزہ نے اسے کہنی ماری۔

"کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے "صبا نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں...ہاں "منزہ نے منفی جبکہ مزنی نے مثبت میں جواب دیا تو منزہ نے اسے گھوری سے نوازا۔

"کیا بات ہے دیکھو تم لوگ ہمیں بتا سکتی ہو "ماہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں ہمارے گھر چھوڑ دیں "ماہی کے بولتے ہی مزنی نے فٹ سے کہا تو منزہ نے اسے کہنی ماری اور جلدی سے بولی-

"یہ تو ایسے ہی بول رہی ہے ہم چلیں جایئں گے "منزہ نے مزنی کو گھورتے ہوئے ان سے کہا-

"ارے کوئی بات نہیں ہے ہم چھوڑ دیں گے تم لوگوں اپنا ایڈریس بتاؤ ہمیں "اجیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس پر منزہ نے گھر کا پتہ بتایا تو وہ تینوں ان دونوں کے گھر کی جانب چل پڑیں..پندرہ منٹ بعد وہ سب ان دونوں کے گھر کے باہر کھڑی تھیں جب ماہ بولی-

"واااؤ کتنا خوبصورت گھر ہے تم دونوں کا"ماہ نے اپنی آنکھیں اور بڑی کرتے ہوئے کہا-

"ہاں واقعی بہت پیارا اور ڈیسنٹ سا گھر ہے "صبا نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا-

"ہاں یہ ہمارے ابّو نے بہت محنت سے بنوایا ہے "مزنی نے فخر سے بتاتے ہوئے کہا تو

New Era Magazine

وہ تینوں مسکرا دیں۔

"آپ آئیں ناں اندر امی آپ سب سے مل کر بہت خوش ہونگی" منزہ نے ان تینوں کو گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں پھر کبھی آئیں گے ابھی دیر ہو رہی ہے" اجیہ نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ منزہ بھاگ کر اندر گئی۔

"نہیں نہیں ایسے کیسے جانے دیں" مزنی نے بچوں کی طرح بولتے ہوئے کہا اتنے میں منزہ زرمین کے ساتھ باہر آئی۔

"امی دیکھیں یہ ایسے ہی جا رہی ہیں انہیں اندر آنے کا کہیں" منزہ نے ان تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زرمین سے کہا۔

"ہاں امی یہ ہماری نئی سہیلیاں ہیں انہوں نے آج ہمیں بچایا ہے غنڈوں س.." مزنی

نے جلدی سے کہا جس پر منزہ نے اس کے پاؤں پر پاؤں مارا تو وہ کراہ کر رہ گئی۔

"کیا مطلب بچایا ہے کیا ہوا ہے تم لوگ ٹھیک ہو" زرمین نے پریشانی سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آنٹی فکر مت کریں دونوں بلکل صحیح سلامت آپ کے سامنے ہیں" اجیہ زرمین کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی۔

"پر کوئی مجھے بتائے گا کہ ہوا کیا ہے" زرمین نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ان سے پوچھا جس پر منزہ نے مختصر سا زرمین کو بتایا۔

"تم لڑکیوں کو بولا بھی تھا کہ اکیلے مت جاؤ پر تم لوگ کبھی جو بات سن لو میری" زرمین نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا تو دونوں سر جھکا گئیں۔

"آنٹی کوئی بات نہیں ایسا ہو جاتا ہے آپ ان پر غصّہ مت کریں اور آئندہ یہ ایسا نہیں

کریں گی" اجیہ نے ان دونوں کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا تو ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ہاں امی ایسا نہیں کریں گے اور انہوں نے ان غنڈوں کی زبردست دھلائی کی کہ میں کیا بتاؤں آپکو" مزنی نے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے جوش سے بتایا تو زرمین نے حیرانی سے ان تینوں کو دیکھا۔

"تم لوگوں نے انکی پٹائی کی" زرمین نے حیرانگی سے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پٹائی نہیں دھلائی کی امی دھلائی" منزہ نے ہنستے ہوئے زرمین کی تصحیح کی تو اب کی بار زرمین بھی مسکرا دیں۔

"صدا خوش رہو تم لوگ...بہت بہت شکریہ آپ سب کا بیٹا" زرمین نے باری باری ان تینوں نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

New Era Magazine

"کوئی بات نہیں آنٹی" صبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ اندر آئو ناں باہر کیوں کھڑی ہو" زرمین نے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

"نہیں آنٹی ابھی نہیں پھر کبھی" ماہی نے منع کیا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا اپنا گھر سمجھو آجاؤ اندر اور میری بڑی بیٹی ایمان سے بھی مل لینا" زرمین نے دوبارہ سے اسرار کیا تو ان چاروں نے ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کیا اور پھر مسکرا کر اندر کی طرف بڑھیں۔

"واہ آپکا گھر جتنا باہر سے پیارا ہے اتنا ہی اندر سے بھی خوبصورت ہے" اںکی بار صبا نے سارے گھر کو دیکھتے ہوئے تعریف کی۔

"ہاں میرے شوہر نے بنوایا ہے یہ گھر" زرمین میں جواب میں کہتے ہوئے ایمان کو

آواز دی تو وہ کچن سے نکل کر باہر آئی-

"ایمان بیٹا ان سے ملو یہ.. ارے میں نے تو تم لوگوں کا نام نہیں پوچھا" زرمین نے ماتھے پر ہاتھ مرتے ہوئے کہا تو اجیہ بولی-

"یہ میری سب سے اچھی دوست مصباح، یہ ماہین اور یہ ماہم اور میں اجیہ" اجیہ نے مسکرا کر سب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا تو ایمان نے انہیں سلام کیا جس کا تینوں نے جواب دیا-

"جاؤ ایمان بیٹا کھانے کی تیاری کرو" زرمین نے ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو صبا بولی-

"نہیں آنٹی تکلف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے" ایمان کے کچن میں جانے سے پہلے ہی صبا بولی-

"نہیں کھانے پینے کے بغیر تو میں تم لوگوں کو جانے نہیں دونگی بسس" زرمین نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تو صبا نے اجیہ کو آنکھ سے اشارہ کیا تو وہ بولی۔

"نہیں آنٹی کھانے کا تکلف مت کریں چائے سے کام چل جائے گا" اجیہ نے دانت دکھاتے ہوئے کہا تو صبا نے کہنی رکھ کر اسکی پسلیوں پر ماری جب کہ ماہ اور ماہی کی ہنسی نکل گئی۔

"کیا ہے جان لو گی کیا میری" اجیہ نے کراہتے ہوئے کہا تو صبا نے اسے گھورا۔

"تمھیں میں نے کیا کہا اور تم کیا کہہ رہی ہو" صبا نے ہلکی سی آواز میں منمناتے ہوئے کہا۔

"لو میں نے کیا کہا ہے بس چائے کا بولا ہے اور ویسے بھی صبح سے میں نے کچھ کھایا بھی نہیں ہے اور آنٹی نے بھی کہا ہے اپنا گھر سمجھو" اجیہ نے ٹھیک ٹھاک آواز میں بولتے ہوئے صبا کو کہا تو وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گئی جبکہ زرمین نے ایمان کو اشارہ کیا تو وہ مسکراتے

ہوئے کچن میں چلی گئی۔

"بلکل ٹھیک کہا اپنا ہی گھر سمجھو" زرمین نے بھی اجیہ کی تائید کرتے ہوئے کہا تو اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ان سب کو دیکھا۔

"اور بیٹا بتاؤ آپ لوگ کیا کرتے ہو" زرمین نے ان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم سب اکٹھی کالج میں پڑھتی ہیں...ابھی تو چھٹیاں ہیں سردیوں کی پر جیا فلحال جاب کر رہی ہے" ماہی نے تفصیل سے بتایا۔

"اور جاب کر کے تو عذاب میں پھنس گئی ہوں میں" اجیہ نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں ایسا کیوں" منزہ نے بے صبری سے پوچھا۔

"ہائے اب کیا بتاؤں ایسا بے حس، جلاد اور اکڑو قسم کا بندہ ہے نہ میرا باس کہ خدا کی پناہ اور غصہ تو چنگیز صاحب کی ناک پر بڑی شان سے سج کر بیٹھا ہوتا ہے" اجیہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تو زرمین سمیت سب ہنسنے لگیں۔

"کیا سچ میں اتنا ظالم ہے وہ" اب کی بار مزنی نے پوچھا۔

"ارے ظالم کے ساتھ جو جو لگا سکتی ہو لگا لو ناک میں دم کیا ہوا ہے بس سڑیل نے" جیا نے شکلیں بناتے ہوئے بتایا تو منزہ اور مزنی کا قہقہہ نکل گیا۔

"اپنی کارستانیاں مت بتانا تم خود باس کا دماغ گھمار کھا ہے تم نے الٹا وہ تم سے پناہ مانگتا ہے" صبا نے ہنستے ہوئے کہا تو اس نے آنکھیں سکیڑ کر صبا کو دیکھا۔

"میں جو بھی کرتی ہوں اس سڑو سے کم ہی کرتی ہوں... وہی ہے جو ہمیشہ لڑنے کو تیار رہتا ہے اس لمبو کا بس چلے تو مجھے چلتا کرے پر کانٹریکٹ کی وجہ سے پھنسا ہوا ہے" اجیہ نے شاہ کو صلواتیں سناتے ہوئے بتایا تو ہنس ہنس کر منزہ اور مزنی کے پیٹ میں درد ہو

گیااور زرمین بھی آج کھل کر مسکرا رہی تھیں ابھی وہ باتیں کر ہی رہی تھیں کہ ایمان ٹرالی لے کر ہال میں داخل ہوئی۔

"آپ آجائیں اب ہمارے پاس بیٹھیں کب سے کچن میں لگی ہیں" اجیہ نے صبا کے ساتھ جگہ بناتے ہوئے ایمان کو اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر بیٹھ گئی۔

"اور آپ کیا کرتی ہیں" اجیہ نے پلیٹ میں کباب رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس اسٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد گھر سنبھالتی ہوں" ایمان نے آرام سے جواب دیا۔

"ہمم کتنے مزے کے کباب ہیں" ماہی نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا تو سب نے اسکی بات کی تائید کرتے ہوئے کبابوں کی تعریف کی۔

"ایمان آپی نے بنائے ہیں یہ اور بہت زبردست اور مزے کا کھانا بھی بناتی ہیں" منزہ نے بسکٹ کھاتے ہوئے بتایا۔

"وائوو آپ تو اتنی سگھڑ ہیں اتنا ذائقہ ہے آپ کے ہاتھ میں ایسا کریں ایک ریسٹورنٹ کھول لیں آپ" اجیہ نے بھرے منہ کے ساتھ بولتے ہوئے اسے مشورہ دیا تو وہ مسکرا دی۔

"اور آنٹی مجھے تو یقین نہیں آتا یہ آپکی بیٹیاں ہیں آپ خود ابھی اتنی پیاری اور ینگ سی لگتی ہیں" اجیہ نے زرمین کے نفیس سراپے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں کوئی اب ایسی بھی بات نہیں ہے" زرمین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"قسم سے جھوٹ نہیں بول رہی میں" اجیہ نے کہا تو وہ مسکرا دیں۔

"بس کرو اور کتنا ٹھونسو گی" صبا نے اجیہ کو ٹوکتے ہوئے کہا جواب تیسرا کباب اٹھا رہی تھی۔

"لو اس میں کیا ہے بھوک لگی ہے مجھے تم چاہتی ہو کہ بھوکی مر جائوں میں اور کھانے کے لیئے ہی رکھے ہیں۔۔ ویسے بھی بابا کہتے ہیں کے رزق کو کبھی منع نہیں کرتے بے ادبی ہوتی ہے" اجیہ نے کباب کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے اسے لمبا چوڑا سا جواب دیا تو اس نے اپنی آنکھیں گھمائیں جبکہ باقی سب مسکرا کر چائے پینے لگیں... کھانے سے فارغ ہوتے ہی وہ چاروں اٹھیں۔

"اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں شام ہو گئی ہے آپ سے مل کر بلکہ سب سے مل کر بہت اچھا لگا" اجیہ نے زرمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا ہمیں بھی تم سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی پھر ضرور آنا تم لوگ" زرمین نے اجیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سب سے کہا۔

"اور تم دونوں ہمت کیا کرو ڈرنے والا زمانہ گیا اب جوتے مارا کرو رکھ کر ایسے کھوتوں کو" اجیہ نے مزنی اور منزہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیں۔

"جیا کوئی حال نہیں تمہارا دیکھ کر بات کیا کرو" صبا نے اسے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"لو جی اب میں بولوں بھی نہ کیا غلط کہا میں نے اور آنٹی سے کیا شرمانا نہیں بھی پتہ ہے کہ آجکل کے لفنگوں کو جوتوں سے ہی ٹھیک کرتے ہیں کیوں آنٹی" اجیہ نے بولتے ہوئے آخر میں زرمین سے پوچھا تو وہ ہنس کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا پھر تم سب ضرور آنا مجھے بہت خوشی ہو گی" زرمین نے ان سب کو کہا تو وہ سب سر ہلا گئیں اور ان سب سے مل کر باہر نکل گئیں۔

"توبہ اجیہ کچھ خیال کر لیا کرو" باہر نکلتے ہی صبا نے اجیہ کو رگڑے میں لیا۔

"لو اب میں نے کیا کیا ہے "اجیہ نے آئی بر وا چکا کر پو چھا تو صبا نے اسے گھورا۔

"انٹی چائے سے کام چلا لیں گے وہاں تمہارے بھوت نے بولا تھا "صبا نے اس کی نقل اتارتے ہوئے یاد دلایا تو اس سمیت ماہی اور ماہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"لو جی اب کھانے میں کیسا شرمانا اور خود بھی تو تینوں وہاں ٹھونس رہی تھیں تم لوگوں کا بس چلتا تو ان کی پلیٹیں بھی کھا دیتیں ایویں ہی مجھے بدنام کیا ہوا ہے "اجیہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے اسے گھوری سے نوازا۔

"اچھا ٹھیک ہے اب ایسے مت دیکھو جلدی قدم چلاؤ آگے ہی دیر ہو گئی ہے "اجیہ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں سات بجنے والے تھے تو وہ سب تیز قدموں کے ساتھ گھر کی جانب بڑھنے لگیں۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

New Era Magazine

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine